مجالس ماتم

مصنف مبلغ اسلام مولانا مشتاق حسین جعفری
حافظ آبادی

ناشر

ادارہ تحقیقات جعفریہ لاہور پاکستان
گلبرگ
امام بارگاہ

یا علیؑ مدد

قُل لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

ALI UN WALI ULLAH
Book No 051
WALLE WALA (BK)

تجلیاتِ ماتم

اس رسالے میں عزاداری مظلومِ کربلا پر کیے گئے اعتراضات
کا مدلل جواب

مصنف

مبلغ اسلام مولانا مشتاق حسین جعفری حافظ آبادی

ناشر

ادارہ تحقیقات جعفریہ پاکستان لاہور
گلبرگ III نزد امام بارگاہ گوپال نگر

تقریظ

مبلغ اسلام سرکار علامہ حافظ سیّد کاظم رضا نقوی صاحب

مدرس جامع المنتظر لاہور

اس سے قبل خطیب مبلغ شیعہ مولانا مشتاق حسین جعفری حافظ آبادی کا ایک رسالہ (دشمنِ اہلبیت کون) نگاہ سے گزرا۔ جس میں ایک بے لگام حافظ آبادی ملاں کو بروقت لگام دینے کی کوشش کی۔ جسے مومنین نے اس حد تک شرفِ قبولیت بخشا کہ مولانا مشتاق حسین جعفری کو ناصبیوں کے خلاف زورِ قلم دکھانے کی دوبارہ ہمت ہوئی اور جلد ہی تجلیات ماتم کے عنوان سے ایک مختصر اور جامع رسالہ تحریر کیا۔ اس رسالہ میں ماتم کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ یزیدیت کو طشت از بام کرنے کے لئے ماتم حسین علیہ السلام نہایت ضروری ہے اور یہی ماتم مظلوم کربلا ہے۔

جو چودہ سو سال کے بعد بھی حق اور باطل، ظالم اور مظلوم میں فرق واضح کرتا ہے آج کے دور میں ضرورت ہے اس چیز کی کہ سعودی ایجنٹوں کے ریالوں کی چمک میں حسینیت کے خلاف چلنے والی تحریکوں کو تحریر اور تقریر کے ذریعے روکا جائے۔ چنانچہ مولانا مشتاق حسین جعفری نے تجلیاتِ ماتم لکھ کر تحریر کے ذریعے اور سٹیج حسینی پر تقریر کے ذریعہ اس فریضہ کو انجام دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ مومنین کو ایسے علمی دلائل مہیا کرنا سوائے تائید ایزدی کے محال ہے۔ میری یہ دعا ہے کہ خداوندِ عالم مصنف کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مومنین کو استفادہ کی ہمت عطا کرے۔

والسلام حافظ سیّد کاظم رضا نقوی

باسمہ تعالیٰ

تقریظ

جناب قبلہ سرکار علامہ سیف علی نجفی پرنسپل جامع حیدریہ حافظ آباد

کسی غیر شیعہ مسلمان نے شیعہ مسلمان سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے؟ کہ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے آپ امام حسینؑ کو نہیں بھولے؟ جس کے جواب میں فوراً شیعہ نے کہا چونکہ آپ واقعہ غدیر بھول گئے تھے۔ ہمیں ڈر تھا کہ عزاداری سید الشہداءؑ بھی نہ بھول جائے لہذا اس کی یاد کو ہم نے زندہ رکھا اور یاد رہے کہ ماتم مظلوم کربلا سے غاصبانہ خلافت کا جنازہ نکلتا ہے اور اہلِ فکر و نظر کے لیے خلافت غدیری کا نشان ملتا ہے لہذا ماتم شبیرؑ کی روک تھام کے لیے تحریری، تقریری، مانند ابلیسی حربوں کا استعمال کیا جاتا ہے جن کا توڑ اہلِ ایمان میں سے اہلِ قلم کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے چنانچہ انہی اہل قلم میں سے جناب مولانا مشتاق حسین جعفری حافظ آبادی کی بھی ذات ہے۔

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

تفقط والسلام
سیف علی نجفی

قلم اٹھانے کا مقصد

قارئین محترم!

جب بھی آغاز محرم ہوتا ہے اور چاند محرم طلوع ہوتا ہے ادھر عشرہ محرم کا آغاز ہوتا ہے اُدھر مولوی صاحبان کے دلوں سے آل نبیؑ سے دشمنی کا اظہار ہوتا ہے۔ محبانِ آلؑ رسول اور موالیانِ حیدر کرارؑ کے خلاف تحریر اور تقریر کے ذریعے عزاداریِ مظلوم کربلا میں شرکت سے روکا جاتا ہے۔ ماتمی حضرات کو بے دین اور دین دشمن القابات سے نوازا جاتا ہے اور اپنے حسب نسب کو خونِ ابوسفیان سے ملایا جاتا ہے اور غیر ملکی ایجنٹ ہونے کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ سعودی ریالوں کو حلال کیا جاتا ہے۔ عزاداریِ مظلوم کربلا پر طرح طرح کے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔

صاحبان اگر شک ہو تو ان بنو امیہ کے دسترخوان کی نچوڑی ہوئی ہڈیوں کو چوسنے والوں کی تحریر اور تقریر کو ملاحظہ فرمائیں۔ خصوصاً معاویہ کے دسترخوان کی مکھیاں اڑانے والے مولوی شبیر حافظ آبادی۔ عبدالستار تونسوی۔ حق نواز جھنگوی۔ جب ہم نے ان مولوی صاحبان کی تحریر و تقریر کو دیکھا تو ہم نے سوچا کہ شرافت کی منڈی پر صرف ہمارا ہی قبضہ ہے کیونکہ ہم بھی حقیقت کو واضح کریں لہٰذا ہم نے مجبوراً قلم اٹھایا اور اسے نشتر بنایا تاکہ اس پاک پاکستان میں جو کہ حسینیت کے نام پر حاصل کیا گیا ہے اس سے گندے یزیدی جراثیم کا خاتمہ کر دیں اور ہم ان یزیدی پلیتے کے خطروں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اہل بیتؑ رسول کے ماننے والے ہیں

اور اگر ہماری تاریخ کو دیکھنا ہے تو دورِ بنو امیہ کو دیکھو معاویہ کے زمانے میں جو بچہ پیدا ہوتا تھا اگر اس کا نام علی رکھا جاتا تو اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ مگر زندہ باد ملت جعفریہ کی وہ خواتین جو اپنے بچوں کو جنم دیتی رہیں اور ان کے نام علی رکھتی رہیں اور مولاؑ کے نام پہ قربان کرتی رہیں۔ یاد رہے کہ اہل بیت رسول کا ذکر جو ہے وہ آج تک بلند ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے اس لئے بلند ہے کہ ان کے ذکر کو خدا نے بلند کیا ہے جیسے ارشادِ الٰہی ہے۔

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

لیکن حسینؑ نے خدا کو یاد کیا اور خدا کے ذکر کو زندہ کیا اور خدا نے حسینؑ کے ذکر کو بلند کیا۔

والسلام

مشتاق حسین جعفری

تاریخ اشاعت

یکم محرم الحرام ۱۹۸۷ء

دوسرا ایڈیشن

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى

اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میں اس تبلیغِ رسالت کا اپنے قرابت داروں کی محبت کے سوا تم سے کوئی صلہ نہیں چاہتا۔

(پ ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۲۳ (ترجمہ فرمان)

انصار اپنے ایک عظیم الشان جلسہ عام میں اپنا فخر بڑے ناز کے ساتھ بیان کر رہے تھے کہ ہم نے یہ کیا ہم نے وہ کیا۔ جب ان کی باتیں حد سے تجاوز کر گئیں تو حضرت عباس سے نہ رہا گیا اور بے ساختہ بول اٹھے کہ تم لوگوں کو فضیلت سہی لیکن ہم لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی۔ آخر اس مناظرے کی خبر سرکار مدینہ کو ہوئی تو آپؐ خود تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا تم ذلیل نہ تھے تو خدا نے تمہیں ہماری بدولت عزت دی سب نے عرض کیا بے شک پھر فرمایا کیا تم لوگ بے دین نہ تھے خدا نے تمہیں دیندار بنایا۔ سب نے عرض کیا یقیناً۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگوں کو تمہارے قبیلے نے باہر نہیں نکالا تھا تو سب نے کہا جی ہاں۔ تو آپؐ نے فرمایا تو پھر ہم نے تمہیں پناہ دی تمہاری قوم نے جھٹلایا تو ہم نے تصدیق کی۔ غرض اس قسم کی گفتگو ہو رہی تھی۔ اللہ کے رسولؐ تاجدار مدینہ خطاب فرما رہے تھے۔ وہ لوگ سر جھکا کر عاجزی سے بیٹھے تھے اور جھک کر عرض کر رہے تھے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اللہ اور اس کے رسولؐ کا ہے۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس کے بعد پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص آلِ محمدؐ کی محبت میں مرا وہ شہادت کی موت مرا

سنو جو آلِ محمدؑ کی محبت میں مرا وہ مغفور ہوا۔

سنو: جو آلِ محمدؑ کی محبت میں مرا وہ کامل ایمان مرا۔

سنو: جو آلِ محمد کی محبت میں مرا اس کو ملک الموت اور منکر نکیر بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں۔

سنو: جو آلِ محمدؑ کی محبت میں مرا اس کو بہشت میں ایسے رکھا جائے گا جیسے دلہن شوہر کے گھر۔

سنو: جو آلِ محمد کی محبت میں مرا وہ سنت اور جماعت کے طریقہ پر مرا۔

سنو: جو آلِ محمدؑ کی محبت میں نہ مرا قیامت کے دن اس کی پیشانی پہ لکھا ہو گا کہ یہ شخص رحمتِ خدا سے مایوس ہے۔

سنو: جو آلِ محمدؑ کی دشمنی پہ مرا وہ کافر مرا۔

یاد رکھو جو آلِ محمدؑ کی دشمنی پہ مرا وہ بہشت کی بو تک نہیں سونگھ سکتا۔

ابنِ عباس کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحابِ رسول نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ آپ کے قریبی کون ہیں جن کی محبت ہمارے لئے فرض کی گئی تو پیغمبرِ اسلام نے فرمایا (علیؑ وَ فَاطِمَۃ وَ ابنَاھُمَا ثَلثَ مَرّاتٍ) فرمایا وہ علیؑ ہیں۔ فاطمہؑ، حسنؑ حسینؑ ہیں اور تین بار اس کو دہرایا۔

(مودۃ القربیٰ صفحہ ۹۴)

میرے اہلِ بیتؑ کو میری وجہ سے محبوب رکھو

وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغذُوکُم مِن نِعمَۃٍ وَ اَحِبُّونِی لِحُبِّ اللّٰہِ وَ اَحِبُّوا اَھلَ بَیتِی لِحُبِّی

(مشکوٰۃ شریف جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۶۵)

ترجمہ: ابن عباس کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تم خدا سے اس لئے محبت کرو کہ وہ تمہیں غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لئے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت کرتے ہو اور میرے اہل بیتؑ کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔

نوٹ: قارئین محترم محبت خدا اس وقت ہوگی جب دل میں محبت مصطفےٰ ہوگی اور محبت مصطفےٰؐ اس وقت ہوگی جب دل میں محبت اہل بیتؑ ہوگی جب تک دل میں محبت اہل بیت نہیں اس وقت تک نہ رضائے الٰہی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ رضائے مصطفےٰؐ۔

نگاہِ مصطفےٰؐ میں صاحبِ فضیلت وہ ہے جو آپؐ کے اہل بیتؑ کو عزیز رکھتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ مِنْ بَعْدِیْ۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۸۴ ابن حجر مکی)

ترجمہ: تم تمام سے افضل وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیتؑ سے حسن سلوک کرے۔

نوٹ: قارئین محترم جناب مصطفےٰؐ کے نزدیک اچھا اور صاحب فضیلت وہی ہے جو آپؐ کے اہل بیت سے محبت کرتا ہے اور ان کو اچھا جانتا ہے۔ نگاہ مصطفےٰؐ میں اس شخص کی کوئی اہمیت نہیں جو آپؐ کی آلؑ

کا دشمن ہے۔

اہل بیت کا دشمن منافق ہے۔

قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ اَبْغَضَ اَهْلَ الْبَیْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ۔

(صواعق محرقہ ص۱۷۲)

ترجمہ: جناب مصطفٰےؐ نے فرمایا جو اہل بیتؑ سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

نوٹ:

قارئین محترم: رسولِ خدا کی نظر میں وہ شخص منافق ہے جو آپؐ کی آلؑ کا دشمن ہے۔ اس کے علاوہ بھی تاریخ میں واضح ملتا ہے کہ جب کبھی اصحابِ رسول نے کسی منافق کی پہچان کرنی ہو تو ان کے پاس ایک میزان تھا۔ وہ ذکر علیؑ۔ جب کسی منافق کو وہ دیکھنا چاہتے ہوں تو وہ ذکر علیؑ کرتے تھے۔ اگر ان کے چہرے گلاب کی طرح کھل جائیں تو وہ مومن ہے۔ اور اگر مولا علیؑ سے دشمنی کا اظہار ہو تو اسے وہ منافق تصور کرتے تھے۔

جنت میں سب سے پہلے علیؑ، فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ داخل ہوں گے

وَاَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَنَا وَفَاطِمَةُ

وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمُحِبُّونَا فَقَالَ مِنْ وَّرَائِكُمْ ۔ (صواعق محرقہ ص١٥١)

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریمؐ نے مجھے خبر دی کہ سب سے پہلے جنت میں فاطمہؑ، حسنؑ حسینؑ داخل ہوں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے محب؟ تو آپؐ نے فرمایا وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔

لنوٹ:

قارئین محترم ارشاد پیغمبرؐ کے مطابق جو بھی آپؐ کی آلؑ کا محب ہے وہ جنت میں جائے گا۔ اور وہ آل محمدؐ کے پیچھے جنت میں داخل ہوگا۔ جو آپؐ کی آلؑ سے محبت نہیں رکھتا وہ منافق ہے۔ منافق جو ہے وہ جنت تو کہاں رہی وہ جنت کی بو تک نہیں سونگھ سکتا۔ اور محبت کا تقاضا یہی ہے کہ جس سے محبت کی جائے اگر وہ خوش ہے تو تمہارے چہرے پر مسکراہٹ ہو۔ اگر وہ پریشان ہے تو اس کے ماننے والا اس کی پریشانی میں شریکِ غم ہو۔ اس کا نام ہے محبت اور تمام مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ ہم عاشقِ رسول ہیں اور سوچنے کا مقام یہ ہے کہ آیا ایّام محرم میں جب اولادِ رسولؐ جنگلوں میں مصیبت اور پریشانی کے عالم میں تھی تو اس دن جناب مصطفٰےؐ کا کیا حال ہوگا؟

زندہ و جاوید حسینؑ پر رسولؐ نے ماتم کیا

وَعَنْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي

فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا

(مشکوٰۃ شریف جلد ۳ ص ۲۶۱)

ترجمہ، جناب سلمیٰؓ سے روایت ہے میں ام سلمہؓ کے پاس گیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کیوں روئی ہیں۔ کہنے لگیں میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپؐ کے سر اور داڑھی مبارک میں مٹی پڑی ہوئی ہے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! آپ پریشان کیوں ہیں۔ فرمایا میں ابھی حسینؑ کی شہادت گاہ میں حاضر ہوا تھا۔

نوٹ،

قارئین محترم صبر والی آیات کو جتنا جناب مصطفٰےؐ جانتے ہیں اس طرح کوئی نہیں جانتا اور غم حسینؑ میں رسول اللہؐ نے اپنے سر میں خاک ڈال کر اور ماتم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ غم حسینؑ میں رونا سر میں خاک ڈالنا یہ بدعت نہیں بلکہ میری سنت ہے۔

اعتراض: دسویں محرم سے پہلے رونا درست نہیں کیونکہ امام حسینؑ زندہ ہیں لہذا جو زندہ ہوں اس کو رونا نہیں چاہیئے

جواب:

زندہ کو رونا سنت رسولؐ ہے۔

حیات ظاہری سید الانبیاؐ کی حسینؑ پر آہ و زاری

وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَأَیْتُ حُلُمًا
مُنْکَرًا اَللَّیْلَةَ قَالَ وَمَاهُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَاهُوَ
قَالَتْ کَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ
اِنْشَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَیْنَ
وَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ
فِیْ حِجْرِهٖ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّیْ اِلْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِیْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ مَالَكَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ
هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

(مشکوٰۃ شریف جلد سوم ص۲۶۵)

ترجمہ:۔ ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ وہ رسولؐ اللہ کے پاس داخل ہوئی۔ کہا اے اللہ کے رسولؐ میں نے آج رات ایک برا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے اس نے کہا وہ بہت سخت ہے۔ فرمایا وہ کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا ہے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہؑ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری گود میں آئے گا۔ حضرت فاطمہؑ کے ہاں حسینؑ پیدا ہوئے پھر میری گود میں آئے جس طرح رسولؐ اللہ نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسولؐ اللہ کے ہاں گئی۔ میں نے حسینؑ کو اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا۔ میں کسی اور طرف دیکھنے

لگی۔ اچانک رسول اللہ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کیوں روتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ابھی جبریل میرے پاس آئے ہیں۔ انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی۔ میں نے اس کو فرمایا اچھا اور اس نے مجھے اس جگہ کی سرخ مٹی لا کر دکھائی ہے۔

نوٹ:

قارئین محترم حضرت امام حسینؑ رسولؐ پاک کے ہاتھوں پہ زندہ ہیں اور رسولؐ خدا کی آنکھوں میں آنسو ہیں اور جناب مصطفےٰؐ نے حسینؑ کو سامنے رکھ کر عزاداری حسینؑ کر کے دکھا دیا کہ زندہ جاوید حسینؑ کے غم کو یاد کر کے رونا میری سنت ہے۔

اعتراض:

ماتم یزید نے کیا تھا لہذا ماتم کرنا تقلید یزید ہے۔

جواب:

اہل سنت کی مایہ ناز کتاب العقد الفرید جلد ثانی ص ۲۴۴

ترجمہ: جناب سجادؑ کے کسی کلام سے یزید غضب ناک ہوا اور اپنی داڑھی سے عبث کرنے لگا۔

نوٹ:

قارئین محترم اس روایت سے معلوم ہوا کہ یزید کی داڑھی بھی تھی۔

ایسے بے لگام ملاؤں سے پوچھیں کہ تمہاری داڑھی کس کی تقلید ہے
یاد رہے اگر کسی اچھے عمل کو کوئی برا آدمی انجام دے تو اس سے برے
آدمی کی وجہ سے وہ فعل برا نہیں ہو جاتا۔

امام الحرمین کا ماتم

LIBRARY ALI UN WALI ULLAH
Book No 051
DULLE WALA (BK)

اہل سنت کی معتبر کتاب "گنجینہ ہدایت" اردو ترجمہ "کیمیائے سعادت"
مصنف امام غزالی ص ۳۰ پہ ہے۔

امام الحرمین نے ۴۷۸ھ میں وفات پائی۔ ان کی وفات کے دن
نیشاپور کے تمام بازار بند ہو گئے اور جامع مسجد کا ممبر توڑ دیا
گیا۔ ان کے شاگرد جو چار سو کے قریب تھے سب نے دوات
اور قلم توڑ ڈالے اور سال بھر تک اُن کے ماتم میں مصروف رہے۔

نوٹ:

قارئین محترم! قلم دوات سے تو ان کی پرانی دشمنی تھی لیکن پتہ نہیں
ممبر کا کیا قصور تھا وہ بھی توڑ ڈالا۔ نہ صبر والی آیات یاد رہی نہ حرمت
کا فتویٰ۔ لیکن جب امام حسینؑ کی عزاداری کا ذکر آ جائے تو صبر والی
آیات سنانا شروع کر دیتے ہیں۔ مولوی شبیر حافظ آبادی کو خصوصاً
ماتم حسینؑ سے بڑی سخت تکلیف ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ اپنی تقریروں
میں امام حسینؑ کے عزاداروں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔
اور انہوں نے اپنی تقریروں میں کوئی علمی بحث نہیں کی۔ ویسے بھی مولانا
علم سے فارغ ہیں اور عقل سے پیدل ہیں۔ اگر صاحبانِ علم میں سے ہوتے

تو اپنی کتابوں کا مطالعہ کرتے۔ کیونکہ اہل سنت کی کتب میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ۔ حضرت بلالؓ اور دیگر صحابہ کرام و ازواج النبیؐ کا ماتم و گریہ کرنا ثابت ہے۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

صحابی رسولؐ حضرت بلالؓ کا ماتم

اہلسنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ جلد دوم ص۲۱
مصنف شاہ عبدالحق محدث دہلوی دریں بیروں آمد بلالؓ دست بر سر زناں و فریاد کناں و بود فریاد او از بریدہ شدن امید و شکستن پشت کا شکی نمی زائید مرا مادر من و چوں زائید کا ش میمروم پیش از یں روز

ترجمہ۔ نبی پاکؐ کی جب حالت نازک ہوئی تو حضرت بلالؓ باہر آئے سر کو پیٹتے ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے اور کہتے جاتے ہے تھے کاش میری ماں نہ جنتی اور اگر جنا تھا تو کاش اس دن سے پہلے میں مر جاتا۔

قارئین محترم:

مولوی شبیر حافظ آبادی نے اپنی تقریروں نے اس بات پہ زور دیا ہے کہ ماتم یزید نے کیا تھا۔ ماتم کرنا گناہ ہے۔ لہذا ان کو سیدہؑ کی بددعا ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت بلالؓ صحابی رسولؐ ہیں اور

کی وہ سب صبر والی آیات عبول گئے تھے۔

نبی پاکؐ کے مؤذن ہیں۔ کیا وہ سب صبر والی آیات بھول گئے تھے۔ مولوی صاحبان کچھ شرم۔ اگر پہلی اینٹ ماتم کی یزید نے رکھی ہے تو کیا حضرت بلالؓ نے سنت یزید پر عمل کیا تھا۔ کیا خیال ہے علمائے کرام کا اس مسئلہ کے بارے میں۔

مقتولوں کی لاشوں کو دیکھکر مولا علیؑ کا ماتم کرنا

"چوں شکست بر لشکر اُم المومنین افتاد در مردم از طرفین مقتول شدند و حضرت امیر قتلے را ملاحظہ فرمود رانہائے خود را کوفتن گرفت

ترجمہ :- جب بی بی عائشہ کو شکست ہوئی اور امیر المومنین نے مقتولوں کی لاشوں کو دیکھا تو اپنی ران کو پیٹنا شروع کر دیا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ مؤلف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی صفحہ ۲۳۵ میں ہے

نوٹ :- قارئینِ محترم! ملّا لوگ فتوی دیتے ہیں کہ ماتم کرنے سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ اگر اب اسے صحیح مان لیا جائے تو درست نہیں کیونکہ عالم اسلام کی معتبر کتب سے حضرت آدمؑ۔ حضرت رسولِ مقبولؐ۔ حضرت علی علیہ السلام کا ماتم کرنا ثابت ہے تو معاذ اللہ کیا ہم ان کے عمل میں شک کریں گے نہیں۔ بلکہ وہ تو معصوم ہیں۔ معصوم کا ہر عمل رضائے الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر ماتم کرنا برا کام ہے تو مولوی شبیر حافظ آبادی لگائے ان ہستیوں پر فتویٰ اگر جرأت ہے تو۔

اعتراض : اگر امام حسینؑ یا آپ کی اولاد کو دُنیا کی حکومت مل جاتی تو آپ لوگ اُن کے مصائب کو بھول جاتے اور رونے پیٹنے کی کوئی ضرورت نہ رہتی

جواب : اگر اماں جی جناب عائشہ جنگ جمل میں حضرت علیؑ کو شہید کروانے میں کامیاب ہو جاتی تو ساری زندگی رو رو کر نہ گزارتی ۔

جناب رسول خداؐ کی طرف سے بی بی اُم سلمہؓ کو ماتم کی اجازت

عن ام سلمه زوج النبی صلی الله علیه وآله وسلم انها قالت یا رسول الله ان نساء بنی مخزوم قد اقمن ما تمهن علی الولید بن ابو الولید بن المغیره فاذن لها فقالت وهی تبکیه

ابکی الولید بن الولید بن المغیره

ابکی الولید بن الولید اخا العشیره

اہلسنت کی معتبر کتاب المعجم الصغیر للطبرانی صفحہ ۲۰۶

ترجمہ : ایک روز حضرت ام سلمہؓ نے نبی پاک کی خدمت میں عرض کی کہ یا نبی اللہ ولید ابن ولید ابن مغیرہ کا بنی مخزوم کی عورتوں نے ماتم بپا کیا ہے اور میں جناب سے اس ماتم میں شرکت کی اجازت چاہتی ہوں، پس جنابؐ

نے ان کو اجازت دی۔ ام سلمہؓ آئیں اور روتے ہوئے اس شعر کے ساتھ ماتم کیا۔

ابکی الولید بن الولید بن المغیرہ
ابکی الولید بن الولید اخا العشیرہ

نوٹ: قارئین محترم: آپ نے غور کیا کہ بی بی اُمّ سلمہؓ نے نبیؐ پاکؐ کو ماتم برپا ہونے کی خبر دی۔ اور ماتم میں شرکت کی اجازت مانگی۔ اگر ماتم کرنا گناہ ہوتا تو یقیناً نبیؐ پاکؐ ام المؤمنین کو منع کرتے اور جن عورتوں نے ماتم بپا کیا تھا۔ ان کو بھی منع فرماتے لیکن پاک پیغمبرؐ نے نہ انہیں منع کیا اور نہ ام المؤمنین کو جانے سے روکا۔ بلکہ بی بی اُم سلمٰیؓ کو شرکت کرنے کی اجازت دی اور ام المومنین نے نہ صرف ماتم میں شرکت ہی نہیں کی بلکہ نوحہ بھی پڑھا۔ یاد رکھیے گا۔ ام المومنین کا رسول پاکؐ سے اجازت لے کر بزم ماتم میں شرکت کرنا ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ مولوی شبیر حافظ آبادی اور دیگر مُلّاؤں کو جو ماتم کو فعلِ حرام کہتے ہیں۔ اس روایت کے بعد بی بی ام سلمٰیؓ پر یہ مُلّاں کیا فتویٰ لگاتے ہیں

ع صلائے عام ہے نکتہ داں کے لیئے

اعتراض: کربلا کی مٹی پر امام حسینؑ کے دشمنوں کا خون بھی گرا ہے۔ اس لئے اس کا احترام نہیں ہونا چاہیئے۔

جواب: ع اندھے کو اندھیرے میں بہت دُور کی سُوجھی۔

قرآنِ پاک میں دشمنانِ خدا کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً فرعون، شیطان،

ہامان وغیرہ کا۔ اس کے باوجود قرآن مجید کا احترام بھی جائز ہے۔ اور کوئی گناہ نہیں۔ اسی طرح میدانِ کربلا کی مٹی کا احترام بھی جائز ہے۔

اعتراض : قوم شیعہ اپنا قیمتی سرمایہ ہر سال عزاداری پر ضائع کرتی ہے، اگر اس پیسے کو ملت اور وطن پر خرچ کیا جائے تو اچھا ہے۔

جواب : حج کے موقعہ پر منیٰ کے مقام پر ایک ہی روز میں لاکھوں جانور ذبح ہو جاتے ہیں ان کا گوشت بھی اکثر بیکار ہو جاتا ہے اگر آپ لوگ اس پیسے کو ملت اور وطن پر خرچ کیا کریں تو شاید حج کا ثواب دوگنا ملے گا، تو محترم اگر یاد اسماعیلؑ کو برقرار رکھنے کے لئے اتنی دولت خرچ کرنے میں کوئی تردد نہیں حالانکہ حضرت اسماعیلؑ کے گلہ مبارک پر چھری رکھی گئی تو اس کی یاد مناتے ہو اور جہاں چھری چل گئی تھی تو اس کی یاد کو برقرار رکھنے میں ایسے مشورے دینے کی کیا ضرورت؟

اور یاد رکھئے کہ ملت اور وطن عزیز پاکستان کی بقاء اور حصول کے لئے جتنی مالی اور جانی قربانی مذہب شیعہ نے دی ہے اس کی تاریخ پاکستان گواہ ہے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا ماتم :-

معارج النبوۃ رکن چہارم باب ششم ص۱۰۷

"فاطمہؑ چوں آواز شنید دست بر سر زناں از خانہ بیروں آمد و زار زار میگریست"

"جب جناب فاطمۃ الزہراؑ نے روز اُحد قتل پیغمبرؐ کی خبر سُنی تو روتی ہوئی اور سر پیٹتی ہُوئی گھر سے باہر تشریف لائیں۔"

قارئین محترم!

جس طرح جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا نے اپنے والد محترم کا ماتم کیا۔ اسی طرح ہم بھی جناب سیّدہؑ کو ان کی اولاد کا پرسہ دیتے ہیں

امام حسنؑ کا سیاہ لباس پہننا،

شرح شمائل الترمذی ص۱۷۷

"وقد لبس السواد جماعۃ (من الصحابۃ) یوم قتل عثمان وغیرہ کالحسن کان یخطب بثیاب سود و عمامہ سوداء

"امام حسنؑ سیاہ لباس پہن کر خطبہ دیتے تھے اور آپ کا عمامہ بھی سیاہ تھا۔"

قارئین محترم! سیاہ لباس پہننا سنت آئمہ اور سنت صحابہ بھی ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ فسادی ملّاں عزاداری کی مخالفت میں احترام انبیاءؑ و آل نبیؐ (اور تحفظ ناموس صحابہ کے جھوٹے دعویدار) اور احترام صحابہ بھی ان کے دلوں سے اُٹھ چکا ہے، خواہ مخواہ اپنی فتویٰ پرنٹنگ پریس سے محبّانِ اہلبیتؑ کے خلاف دھڑا دھڑ کفر کے پرچے چھاپ رہے ہیں۔ اور دشمنیٔ اہلبیت کا اظہار کر رہے ہیں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ نے وفات پیغمبرؐ پر ماتم کیا

دیکھو، مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۷۴

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ میں ہے۔

"قالت ان رسول اللہ قبض وھو فی حجری ثم وضعت راسہ علی وسادۃ وقمت التدم مع النساء واضرب وجھی۔"

(ترجمہ) بی بی عائشہ فرماتی ہیں۔ نبی کریم نے میری گود میں وفات پائی میں نے حضور کا سر تکیہ پر رکھا اور اُٹھ کھڑی ہوئی اور (حضور کے غم میں) میں نے دوسری عورتوں کے ساتھ اپنا منہ بھی پیٹا

محترم قارئین :- مولانا شبیر حافظ آبادی، حق نواز جھنگوی، عبدالستار تونسوی (سوّد اللہ وجوھھم) نے اس بات پر زور دیا کہ ماتم یزید کے گھر سے نکلا اب فرماؤ، وفات پیغمبرؐ پر تمام امہات المومنین نے ماتم کیا۔ اور جناب عائشہؓ کا تو خصوصی اپنا بیان موجود ہے۔ اب کیا یہ یزید کے گھر سے ماتم نکلا یا پیغمبر خداؐ کے، اگر آپ یہ کہیں کہ ماتمی ہی قاتل ہیں تو پیغمبر خداؐ کی وفات کی ذمہ داری جناب عائشہؓ پر آتی ہے؟ ع۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

شبیہ ذوالجناح

والعٰدیٰت ضبحا، فالموریٰت قدحا، فالمغیرات صبحا، فاثرن بہ نقعا۔ (پ ۳۰ عادیات)

قارئین محترم ! اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے میدان جہاد میں کام آنیوالے گھوڑوں کی تعریف کی اور غازیوں کی عظمت کو بیان کیا اس کے

ساتھ انکے گھوڑوں کی تعریف کی اس طرح شیعہ بھی امام حسین کے گھوڑے کی تعریف کرتے ہیں جو میدانِ کربلا میں بھوکا رہا اور تمام مراحل میں صبر کا مظاہرہ کیا۔

ماتم از روئے قرآن مجید

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا ۝

پس جناب سارہؑ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی آگے آئیں چلاتی ہوئی اور اپنے چہرے کو پیٹا،

قارئین محترم! صَکَّ کے معنی طمانچہ مارنا، دیکھو لغت المنجد صـــ ۵۷۲ اور صَرَّ کا معنی چلانا، المنجد صـــ ۵۶۱

جناب ابراہیمؑ کی زوجہ محترمہ جناب سارہؑ کا ماتم بنص قرآن ثابت ہے۔ اور ہمیں بھی واتبعو ملة ابراهیم کی پیروی کرتے ہوئے اس سنت کو زندہ کرنا چاہئیے تاکہ صحیح معنی میں اہلسنت بن سکیں اور جو باقی فسادی مُلّاں، حافظ آبادی، جھنگوی، تونسوی (سود اللہ وجوھہم) وغیرہ ماتم امام حسینؑ پر طرح طرح کے اعتراض کرتے ہیں ان کو دعوتِ فکر ہے کہ بتائیں کہ ماتم کرنا سنّت یزید لعنؐ ہے یا سنت ابراہیمؑ ہے۔

کیا فرماتے ہیں یہ ناصبی مُلّاں بیچ اس مسئلہ کے؟

بوقت مصیبت سر کا پیٹنا سنّت آدمؑ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب معارج النبوۃ صـــ ۲۲۱ رکن اول باب فصل پنجم میں ہے۔

دست بر سر زدہ گفت آہ وبکریہ درآمد ایں سنّت درمیاں اولاد خود گذاشت

کہ درحین نزولِ مصیبت دست برسر زنند وآہ نمایند

ترجمہ : حضرت آدم کی روح جب حرکت میں آئی تو ہاتھ اپنے سر پہ مارا اور آہ و گریہ کیا اور یہ سنت سر پہ ہاتھ مارنے کی اپنی اولاد میں چھوڑی کہ وقت مصیبت سر پہ ہاتھ ماریں اور گریہ کریں۔

قارئین محترم ! مولانا شبیر حافظ آبادی کو ماتم امام حسینؑ سے بہت زیادہ تکلیف ہے اس لئے مظلوم کربلا کے عزاداروں کے خلاف اپنی تقاریر میں بہت مذاق اڑاتا ہے کہ ماتم کرنا سنت یزید ہے، تقلید یزید ہے، اب ہمارا سوال یہ ہے اگر ماتم کرنا برا کام ہوتا تو اللہ کے نبی جناب آدمؑ کیوں کرتے جناب آدم نے ماتم کیا اب بتائیں حضرت آدمؑ کس کے مقلد ہیں، لہٰذا ماتم کرنے والوں کے خلاف فتویٰ دینے سے پہلے عقل سے کام لیا کریں مگر مجبوری یہ ہے کہ جہاں یہ ہیں وہاں عقل نہیں اور جہاں عقل ہے وہاں یہ نہیں۔

ملّت اسلامیّہ سے گذارش

حضرات محترم ! اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ تشکیل پاکستان کے پس منظر میں مختلف مذاہب کا بنیادی جذبہ تھا، اور اس ملک کے حاصل کرنے کا مقصد یہ تھا، کہ ہر مسلمان اپنے عقیدے کے مطابق عمل کرے، اور یہ مقصد نہیں تھا کہ یہاں پر ایک دوسرے کیخلاف کفر کے فتوے دیئے جاتے لہٰذا ملت اسلامیہ کے علماء سے گذارش ہے کہ اتحاد و اتفاق کو قائم کریں اور یاد رہے پاکستان جو ہے یہ کسی کے باپ کی جاگیر نہیں بلکہ ملت جعفریہ کی قربانی بھی اس میں شامل ہیں اور قائداعظم محمد علی جناح بانیٔ پاکستان بھی شیعہ تھے۔ (شکریہ)

حضراتِ محترم!

بے لگام مُلاؤں کا منہ بند کرنے کیلئے نایاب تحفہ

دُشمنِ اہلبیت کون؟

در جواب

مُحبِّ اہلبیت کون؟

منظرِ عام پر آ کر دو ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں اب تیسرا ایڈیشن منظرِ عام پر آ چکا ہے یہ کتاب مولانا شبیر حافظ آبادی صاحب کے رسالہ کا جواب ہے اس میں مسئلہ بنات الرسول اور نکاح امِ کلثوم پر مفصل بحث کی گئی ہے اور آج تک اِس کتاب کا جواب آج تک کوئی مُلا نہیں دے سکا اور اِس کتاب کو پڑھ کر کافی لوگ صداقتِ آلِ محمد کو ماننے پر مجبور ہو گئے اور دروازہ آلِ محمد پر جھک گئے۔ یہ کتاب ہر شیعہ کتب خانہ سے مل سکتی ہے۔ بذریعہ ڈاک وی پی بھی منگوا سکتے ہیں۔

ہدیہ -/۱۰ روپے صفحات ۷۲

کاغذ بہت بہترین

LIBRARY ALI UN WALI ULLAH
SCANNED BY